فتاویٰ امن پوری (قسط ۱۸)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: جو عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہنا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نہ بیٹا ہے، نہ والدین۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ (الإخلاص : ۳)

''نہ اس (اللہ) نے کسی کو جنا اور نہ اس کو کسی نے جنا۔''

❀ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ﴾ (التّوبة : ۳۰)

''یہود نے کہا، عزیر اللہ کا بیٹا ہے، عیسائیوں نے کہا، مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں، یہ پہلے کافروں کی باتوں کی نقالی کرتے ہیں، اللہ ان کو ہلاک کرے، یہ کہاں بھٹک رہے ہیں۔''

سوال: کیا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول ہوگا؟

جواب: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور قرب قیامت نزول فرمائیں گے، دجال کو قتل کریں گے، صلیب توڑیں گے، عدل وانصاف قائم کریں گے اور

اپنی زندگی گزار کر طبعی موت فوت ہوں گے۔ نزول عیسیٰ پر کتاب وسنت کے دلائل اور اجماع امت ثابت ہے۔

❀ علامہ، ابوعون، محمد بن احمد، سفارینی رحمہ اللہ (1188ھ) فرماتے ہیں:

''امت مسلمہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اجماع کر چکی ہے، اہل شریعت میں سے کسی نے بھی اس امر کا انکار نہیں کیا۔ اس کا انکار صرف ایسے فلسفی اور بے دین لوگوں نے کیا ہے، جن کے اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس بات پر بھی امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اترنے کے بعد شریعت محمدیہ کے مطابق فیصلے کریں گے اور آسمان سے کوئی مستقل شریعت لے کر نہیں آئیں گے، اگرچہ انہیں پہلے نبوت مل چکی ہے اور وہ اس صفت سے متصف ہو چکے ہیں۔''

(لوامع الأنوار البَهيّة :1/94- 95)

سوال: ایک عیسائی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی زندہ ہے اور عیسیٰ علیہ السلام بھی تقریبا دو ہزار سال سے زندہ ہیں، تو ہم انہیں الہ کیوں نہ مانیں، اس کا جواب عنایت فرمائیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ نہ کبھی عدم تھا اور نہ کبھی اسے موت آئے گی۔ جبکہ عیسیٰ علیہ السلام سیدہ مریم علیہا السلام کے گھر پیدا ہوئے، اس سے پہلے آپ معدوم تھے، پھر زندہ اُٹھا لیے گئے اور قیامت سے قبل نزول فرمائیں گے اور طبعی موت فوت ہوں گے۔ تو عیسیٰ علیہ السلام کچھ مدت کے لیے زندہ ہیں اور اللہ کی نشانی ہیں، جبکہ اللہ ہمیشہ زندہ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ اس سے عیسیٰ علیہ السلام کا الہ ہونا کیسے ثابت ہو گیا؟

سوال: قنوت نازلہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: قنوت نازلہ مسنون عمل ہے۔ (بخاری: ۱۰۰۱، مسلم: ۶۷۷)، نازلہ کا

مطلب ہے؛ نازل ہونے والی مصیبت، پریشانی، ارضی وسماوی آفت، بیماری اور دشمن کا خوف، امراض اور وبائیں وغیرہ۔ اس لیے ان میں بھی قنوت نازلہ کی جاسکتی ہے۔قنوت نازلہ کو جنگی حالات کے ساتھ خاص کرنا درست نہیں۔قنوت فرائض اور نوافل کی آخری رکعت میں کی جائے۔سری نمازوں میں بھی کی جاسکتی ہے۔قنوت رکوع سے پہلے اور بعد دونوں طرح ثابت ہے۔اکیلا نمازی بھی قنوت کرسکتا ہے۔جماعت کی صورت میں مقتدی امام کی دعا پر آمین کہہ سکتے ہیں۔

سوال: حرام عورتوں کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: عورتوں کی حرمت دو طرح ہے؛ ① وقتی وعارضی ② اصلی۔ وہ عورتیں جن سے شروع سے ہی نکاح حرام ہے اور کسی بھی صورت ان سے نکاح نہیں ہوسکتا، وہ اصلی حرمت والی عورتیں ہیں، مثلاً ماں، بہن، بیٹی وغیرہ۔اور جو عورتیں کسی سبب کی وجہ سے حرام ہیں، کہ جب وہ سبب ختم ہو جائے، تو ان سے نکاح ہوسکتا ہے، مثلاً کسی کی منکوحہ، موجودہ بیوی کی بہن، بیوی کی خالہ، بیوی کی بھانجی، بیوی کی پھوپھی، بیوی کی بھتیجی وغیرہ، اسی طرح اگر بیک وقت چار عورتیں عقد میں موجود ہیں، تو پانچویں عورت سے نکاح جائز نہیں۔ان میں سبب ختم ہو جائے، تو نکاح جائز ہو جائے گا، مثلاً کسی کی منکوحہ کو طلاق ہو جائے یا اس کا خاوند فوت ہو جائے، تو عدت کے بعد اس سے نکاح ہوسکتا ہے، اسی طرح بیوی کو طلاق دے دے یا وہ فوت ہو جائے، تو اس کی بہن سے نکاح ہوسکتا ہے، وغیرہ۔

سوال: تقلید کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: تقلید کا مطلب ہے کہ کتاب وسنت کے خلاف کسی امتی کی بات کو دین کا درجہ دینا۔ یہ کفار کا عمل ہے۔قرآن کی بیسیوں آیات سے تقلید کا رد کیا گیا ہے، کئی احادیث

اس کی تردید کرتی ہیں۔ اسلاف امت نے تقلید کی مذمت بیان کی ہے۔ اگر اس میں کوئی خیر ہوتی، تو اسلاف امت اس پر عمل کرتے اور اس سے منع نہ کرتے۔

❀ امام ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

''اللہ نے شریعت کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ اگر ایک امام ایک بات نہیں کہے گا تو وہی دوسرا امام کہہ دے گا۔ تو ایسا نہیں ہوسکتا کہ امت نے اجماعی طور پر حق کو چھوڑ دیا اور وہ ہمیشہ باطل رہ جائے۔ تو لوگوں کے اعمال کی مصلحت اس میں نہیں ہے کہ وہ ایک ہی امام کے پیرو ہو کر رہیں اور اس کے قول سے انحراف تک نہ کریں، اس سے تقلید کا فساد بھی واضح ہو جاتا ہے اور اسی لئے بادشاہوں اور اہل حل وعقد نے جب دیکھا کہ لوگ تقلید محض پر کاربند ہوتے جا رہے ہیں، اپنے امام کے سوا کسی کی سنتے تک نہیں، تفرقے کا شکار ہو گئے ہیں۔ تو بادشاہ حضرات ہر فرقے سے الگ الگ قاضی مقرر کرنے لگے۔ تا کہ ایک امام کے قول پر رکے رہنے سے کوئی حق ضائع نہ ہو جائے۔ تو ان باشاہوں کے مناسب یہ تھا کہ جب لوگوں کو فرقوں میں بٹتا دیکھتے تو ان کو منع کرتے، لیکن انہوں نے وہ کام کیا، جو الٹا فرقوں کے تعصب پر اصرار کا باعث بن گیا۔ یہ اسلام کے ابتدائی ایام میں نہیں ہوا، بلکہ تقریبا سو برس بعد ہوا، نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ ہی کے لئے۔''

(التّنبيه على مُشكلات الهِداية : 924/5)

یاد رہے کہ کسی امام کے اجتہاد کو اختیار کرنا تقلید نہیں ہے، مگر اسی میں حق کو منحصر سمجھ لینا تقلید ہے۔ اسلاف امت کے فہم اور تقلید میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ منہج سلف ہی تقلید کا

قلع قمع کر دیتا ہے۔اسی میں راہ نجات ہے، کیونکہ اسلاف یعنی صحابہ وتابعین اور محدثین سب سے بہتر کتاب وسنت کی تعبیرات سے واقف تھے، ان کا منہج بے تکلف اور کتاب وسنت کے دلائل سے مزین ہے۔

(سوال): جو شخص اصحاب ثلاثہ کی خلافت کا منکر ہو، کیا وہ اہل سنت ہو سکتا ہے؟

(جواب): اہل سنت کا اتفاق ہے کہ اصحاب ثلاثہ سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کی خلافت برحق ہے۔اس کا منکر کافر ہے۔جو شخص ان کی خلافت کا منکر ہو، اس سے توبہ کرائی جائے، ورنہ وہ مرتد کافر ہو جائے گا۔

(سوال): تقیہ کا کیا حکم ہے؟

(جواب): تقیہ شیعہ مذہب کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔شیعہ تقیہ کو ضروریات دین کا درجہ دیتے ہیں۔ان کے نزدیک تقیہ نہ کرنے والا تارک نماز کی مانند ہے۔تقیہ کے ذریعہ یہ لوگ اپنے باطن میں کفر محض رکھتے ہیں اور اسلام کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ نفاق کی بری صورت ہے۔

۞ جعفر صادق رحمہ اللہ (۱۴۸ھ) سے منسوب کیا جاتا ہے:

''دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے، جس نے تقیہ نہیں کیا، اس کے دین کا کوئی اعتبار نہیں۔'' (أصول الكافي للكُلَيْني : 217/2)

شیعہ اُصول حدیث کے مطابق یہ قول صحیح ہے۔

۞ شیعہ عالم، ابن بابویہ قمی (۳۸۱ھ) نے لکھا ہے:

''تقیہ واجب ہے، جب تک قائم (شیعہ کا آخری امام) کا خروج نہیں ہوتا، تقیہ کو ترک کرنا جائز نہیں۔جس نے امام کے خروج سے پہلے تقیہ کو ترک کیا، وہ

اللہ کے دین اور مذہب امامیہ سے خارج ہو گیا اور اس نے اللہ، اس کے رسول اور ائمہ (معصومین) کی مخالفت کی۔'' (الاعتقادات، ص 114)

❁ نیز لکھا ہے:

''تقیہ کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ واجب ہے، اسے چھوڑنا، نماز چھوڑنے کے مترادف ہے۔'' (الاعتقادات، ص 114)

کسی آسمانی مذہب میں جھوٹ جائز نہیں، مگر روافض ایسا فرقہ ہے، جس میں جھوٹ کارِثواب، بلکہ نماز کی طرح فرض و واجب ہے۔

(سوال): مصیبت کے وقت اولیاء اللہ کو پکارنا کیسا ہے؟

(جواب): مصیبت کے وقت غیر اللہ کو مافوق الاسباب مدد کے لیے پکارنا شرک ہے۔

❁ علامہ صنع اللہ حنفی رحمہ اللہ (۱۱۲۰ھ) فرماتے ہیں:

''جو اہل ایمان ہیں، ان سے مصیبت کو اللہ کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں، اسی سے منفعت حاصل ہوتی ہے، کیونکہ جس کی حیثیت نفع پہنچانے اور تکلیف دور کرنے والے کی نہیں، اس سے مدد طلب کرنے کے لئے اس کا ذکر کرنا اللہ کے ساتھ شرک بن جاتا ہے۔ چاہے وہ نبی ہو، فرشتہ ہو یا ولی ہو یا کوئی دوسرا ہو، کیونکہ اللہ کے سوا تکلیف دور کرنے پر اور نفع دینے پر کوئی قادر نہیں ہے۔''

(سيف الله على من كذب علي أولياء الله، ص 48)

(سوال): مسنون رکعات تراویح کتنی ہیں؟

(جواب): مسنون رکعات تراویح آٹھ ہیں۔ نبی کریم ﷺ آٹھ رکعت ادا کرتے تھے۔ (بخاری: ۱۱۴۷، مسلم: ۷۳۸) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابی بن کعب اور

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہما کو گیارہ رکعت تراویح (مع وتر) پڑھانے کا حکم دیا۔

(الموطّأ للإمام مالك : 138، شرح معاني الآثار للطّحاوي : 293/1، السّنن الكبرٰى للبَيهقي : 496/2، مشكاة المصابيح : 407/1، وسندهٗ صحيحٌ)

علامہ ابن ہمام حنفی (فتح القدير : 46/81)، **علامہ عینی حنفی** (عمدة القاري : 171/17)، **ابن نجیم حنفی** (البحر الرائق : 62/6)، **ابن عابدین شامی حنفی** (رد المحتار : 521/1)، **ابوالحسن شرنبلانی حنفی** (مراقي الفلاح : 442)، **طحاوی حنفی** (حاشية الطّحطاوي : 295/1) **وغیرہم نے مسنون رکعت آٹھ ذکر کی ہیں۔**

سوال: عورت عدت وفات میں ہے، زنا سے حاملہ ہو گئیں، اس کا اقرار بھی کر چکی ہے، تو اس کی عدت کیا ہے؟

جواب: ایسی عورت وفات والی عدت ہی گزارے گی، یہاں حمل کا اعتبار نہیں، البتہ عدت وفات گزارنے کے بعد آگے شادی کرنے کے وضع حمل ضروری ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص صرف تہبند باندھ کر نماز پڑھے اور قمیص وغیرہ نہ پہنے، تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: استطاعت کے باوجود کاندھے ننگے کر کے نماز پڑھنا خلاف سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری: ۳۵۹، مسلم: ۵۱۶)

البتہ اگر کوئی کاندھے ننگے کر کے نماز پڑھ لے، تو نماز ہو جائے گی، اس پر اعادہ نہیں۔

سوال: اگر کسی نے عشاء کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی، کیا وہ وتر جماعت سے پڑھ سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، پڑھ سکتا ہے۔

(سوال): کیا ایک رکعت وتر جائز ہے؟

(جواب): وتر ایک، تین، پانچ، سات اور نو رکعت جائز ہے۔ نبی کریم ﷺ سے ایک رکعت وتر بھی ثابت ہے۔ (بخاری: ۹۹۰، مسلم: ۷۴۹)

❀ مولانا عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''صحابہ کی ایک جماعت سے ثابت ہے کہ انہوں نے پہلے کوئی نفل پڑھے بغیر ایک وتر ادا کیا۔'' (التّعليق المُمَجّد :119/1)

(سوال): ایک عورت کا شوہر برسوں سے پاگل ہے، اس سے طلاق کا کیا طریقہ ہے؟

(جواب): اگر خاوند طلاق نہیں دے سکتا یا نہیں دیتا اور عورت اس سے جدا ہونا چاہتی ہے، تو خلع کے ذریعہ جدا ہو جائے۔

(سوال): روزہ داروں کے سامنے کھانے پینے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): شرعی طور پر کوئی ممانعت نہیں۔

(سوال): ولی کی رضامندی کے بغیر نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں۔

❀ سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ . ''ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔''

(المستدرك للحاكم : 173/2، ح : 2717، وسندهٗ حسنٌ والحديث صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود (۷۰۲)، امام ابن حبان (۴۰۸۳)، امام علی بن المدینی (المستدرک للحاکم: ۱۷۰/۲، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۱۰۸/۷)، امام محمد بن یحییٰ ذہلی (المستدرک للحاکم: ۱۷۰/۲)، امام عبدالرحمٰن بن مہدی (المستدرک للحاکم: ۱۷۰/۲)، امام

بخاری (السنن الکبریٰ للبیہقی : ۷/ ۱۰۸) امام بزار (تحت : ۳۱۱۶) امام ابن منذر (الاوسط : ۸/ ۲۶۰) اورامام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . ''یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

(تخريج أحاديث المختصر : 371/2)

❁ علامہ مناوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو متواتر کہا ہے۔

(التيسير : 502/2، فيض القدير : 437/6، نظم المتناثر للكتاني، ص 147)

یہ حدیث اس بات پر نص ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

❁ امیر صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) فرماتے ہیں:

''یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں، کیونکہ نفی میں اصل صحت کی نفی ہوتی ہے نہ کہ کمال کی نفی۔''

(سُبُل السّلام : 117/3)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہو جائے، تو حاکمِ وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔''

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة :305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن

الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (معجم الشیوخ:۲۳۴) نے ''حسن''، جبکہ امام ابن الجارود (۷۰۰)، امام ابوعوانہ (۴۲۵۹)، امام ابن خزیمہ (فتح الباری:۱۹۱/۹)، امام ابن حبان (۴۰۷۴،۴۰۷۵)، حافظ بیہقی (السنن الکبریٰ:۱۰۷/۷)، حافظ ابن الجوزی (التحقیق:۲/ ۲۵۵) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ حافظ ابوموسیٰ المدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''یہ مشہور، ثابت اور قابل حجت حدیث ہے۔''

(اللّطائف : 556، 586، 606)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

(تخريج أحاديث المختصر : 205/2)

❀ حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''تمام راوی ثقہ اور حافظ ہیں۔'' (معرفة السّنن والآثار : 29/10)

❀ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، اس بارے میں یہ حدیث عظیم الشان ہے اور بغیر ولی کے نکاح کو باطل قرار دینے پر اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔''

(الكامل لابن عدي : 1115/3، وفي نسخة : 266/3)

سوال: کیا نذر میں کسی جگہ یا وقت کی قید لگانا درست ہے کہ میں فلاں جگہ صدقہ کروں گا یا فلاں دن صدقہ کروں گا؟

جواب: کوئی اور قباحت نہ ہو، تو جائز ہے۔

❁ سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں بُوانہ مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے بوانہ مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مان لی ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس جگہ جاہلیت کے استھانوں میں سے کوئی استھان تھا، جس کی عبادت کی جاتی ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا اس جگہ اہل جاہلیت کا کوئی میلہ لگتا تھا؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اپنی نذر کو پورا کرلو۔ بلاشبہ اللہ کی نافرمانی میں کسی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں۔''

(سنن أبي داوٗد : 3313، المُعجم الكبير للطّبراني : 75/2، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ سیدنا کردم بن سفیان ثقفی رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبوی الفاظ یہ ہیں:

هَلْ بِهَا وَثَنٌ أَوْ عِيدٌ مِّنْ أَعْيَادِ الْجَاهِلِيَّةِ؟

''کیا اس جگہ کوئی بت یا جاہلیت کے میلوں میں سے کوئی میلہ تھا؟''

(سنن أبي داوٗد : 3315، وسندہٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک صحابیہ نے عرض کیا:

''میں نے فلاں جگہ پر جانور ذبح کرنے کی نذر مانی ہے۔ اس جگہ پر اہل جاہلیت جانور ذبح کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کسی بت کے لیے ذبح کرتے تھے؟ صحابیہ نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کسی مُورتی کے لیے ذبح کرتے تھے؟ عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرلو۔''

(سنن أبي داوٗد : 3312، وسندهٗ حسنٌ)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جن جگہوں پر شرک اور کفر ہوتا ہو، وہاں جانا اور جائز نذر پوری کرنا بھی ممنوع وحرام ہو جاتا ہے، بلکہ شرک تک پہنچنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ ان احادیث میں کسی جگہ نذر کو پورا کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ نے دو سوال پوچھے؛

① کیا وہاں غیر اللہ کی عبادت ہوتی ہے؟

② کیا وہاں مشرکوں کا سالانہ اکٹھ یا میلہ ہوتا ہے؟

دونوں سوالوں کا جواب نفی میں ملنے پر آپ ﷺ نے وہاں نذر پوری کرنے کی اجازت دی۔ اگر ان دونوں میں سے کسی ایک سوال کا جواب بھی اثبات میں مل جاتا تو اس صورت میں اجازت ممکن نہیں تھی، کیونکہ ایسا کرنا آپ ﷺ کی زبانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ کسی جگہ نذر پورا کرنے کے بارے میں یہی نبوی ضابطہ آج بھی برقرار ہے۔

سوال: لاؤڈ اسپیکر پر جماعت کرانا کیسا ہے؟

جواب: لاؤڈ اسپیکر پر جماعت کرانا جائز ہے۔ مگر جس نے مسجد کا قصد نہیں کیا، وہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر نماز نہیں پڑھ سکتا۔

سوال: کیا مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: امام ہو، منفرد ہو، یا مقتدی، ہر ایک کیلئے ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے سورت فاتحہ کے بغیر نماز پڑھی، وہ نماز ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے، مکمل نہیں ہے۔ تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ہم امام کے

پیچھے ہوتے ہیں؟ فرمایا: سورت فاتحہ آہستہ سے پڑھیں۔''

(مؤطأ الإمام مالك :84/1، صحيح مسلم : 395)

سوال: روایت: ''امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔'' کا کیا حکم ہے؟

سوال: روایت: مَنْ كَانَ لَهٗ إِمَامٌ فَقِرَاءَ ةُ الْإِمَامِ لَهٗ قِرَاءَ ةٌ (جو امام کی اقتدا میں ہو، تو امام کی قرأت مقتدی کو کافی ہے۔) کی کئی سندیں ہیں، سب ضعیف ہیں۔

① امام بخاری رحمہ اللہ (۲۵۶ھ) فرماتے ہیں:

''یہ حدیث حجاز اور عراق وغیرہ کے اہل علم کے ہاں ثابت نہیں، کیونکہ یہ مرسل اور منقطع روایت ہے۔''

(جزء القراءة، ص 8)

② علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۳ھ) نے اس روایت کو ''ساقط'' قرار دیا ہے۔

(المحلّٰى بالآثار : 273/2)

③ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

''یہ حدیث ثابت نہیں۔...... اس کی کئی سندیں ہیں۔...... ان میں کوئی بھی ثابت نہیں۔'' (العِلَل المُتناهية :431/1)

④ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(خلاصة الأحكام :377/1)

⑤ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

''یہ حدیث محدثین کے ہاں ضعیف ہے۔''

(فتح الباري : 242/2)

❀ نیز فرماتے ہیں:

''اس حدیث کی کئی سندیں صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہے، ساری کی ساری معلول (ضعیف) ہیں۔''

(التّلخيص الحَبير :569/1)

⑥ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) لکھتے ہیں:

''اس حدیث کی کئی سندیں ہیں، سب ضعیف ہیں۔''

(التّنبيه على مُشكِلات الهِداية : 592/2)

⑦ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

''امام دارقطنی رحمہ اللہ کی ذکر کردہ اس حدیث کی تمام سندیں ضعیف ہیں۔''

(تَنقيح التّحقيق :155/1)

⑧ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) نے اس حدیث کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(إعلام المؤقعين : 235/2)

⑨ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

''یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بھی ثابت نہیں۔''

(تفسير ابن كثير :109/1، ت سلامة)

⑩ علامہ مناوی رحمہ اللہ (۱۰۳۱ھ) فرماتے ہیں:

''یہ حدیث تمام سندوں سے ضعیف ہے۔''

(فيض القدير : 208/6)

⑪ علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ (۱۱۳۸ھ) نے اس حدیث کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(حاشية السّندهي على سنن ابن ماجه :278/1)

⑫ امیر صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) نے اس روایت کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(التّنویر شرح الجامع الصّغیر : 370/10)

سوال: حدیث: ''جب امام قرأت کرے، تو آپ خاموش رہیں۔'' کا کیا حکم ہے؟

جواب: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا . ''جب امام قرأت کرے، تو آپ خاموش رہیں۔''

(صحیح مسلم معلقًا، تحت الحدیث : 404)

یہ الفاظ غیر محفوظ ہیں۔ راوی کا وہم وتخلیط ہیں۔ علل حدیث کے کبار ائمہ ان الفاظ کو خطا قرار دیتے ہیں۔ بشرطِ صحت ان الفاظ کو فاتحہ کے بعد والی قرأت پر محمول کیا جائے گا۔

سوال: آمین بالجہر کا کیا حکم ہے؟

جواب: جہری نمازوں میں امام اور مقتدی کے لئے اونچی آواز سے آمین کہنا سنت ہے۔ اس کے ثبوت پر متواتر احادیث، آثار صحابہ اور ائمہ محدثین کی تصریحات شاہد ہیں۔